جلد نمبر ۳

تفسیر

انوار النجف فی اسرار المصحف

علامہ حسین بخش جاڑا

مکتبہ انوار النجف دریا خان ضلع بھکر

جنابِ رسالتمآبؐ سے اجازت نہ لوں گا تیرے ساتھ نکاح بھی نہیں کر سکتا۔ پس جب وہاں سے فارغ ہو کر واپس مدینہ آیا تو جناب رسالتمآبؐ سے اس عورت سے نکاح کرنے کی اجازت طلب کی۔ تب یہ آیت نازل ہوئی کہ مشرکہ عورتوں کے ساتھ نکاح کرنا جائز نہیں ہے۔ خواہ آزاد مشرکہ عورت خوبصورت ہی ہو اور تمہیں پسند بھی ہو۔

مسئلہ:۔ مذہب شیعہ کا متفقہ فتویٰ ہے کہ کافرہ عورت خواہ اہل کتاب سے ہو یا مشرکین سے اس کے ساتھ نکاح دائمی کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ البتہ کافرہ کتابیہ کے ساتھ متعہ کرنا جائز ہے۔

وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مومنوں کے لئے جائز نہیں کہ مومنہ عورتوں کو مشرکوں کے نکاح میں دے دیں تو گویا مومنہ عورت کا نکاح کافر مرد سے خواہ اہل کتاب سے ہو یا ہونا جائز ہے اور یہ مذہب امامیہ کا متفقہ فیصلہ ہے۔

اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ۔ مشرکوں، کافروں سے مومنہ عورت کے نکاح کے ناجائز ہونے کی وجہ بیان فرمائی کہ چونکہ مرد، عورت پر غالب اور حاکم ہوتے ہیں جب مومنہ عورت ان غیر مومن مردوں کے نکاح میں چلی جائے گی۔ تو غیر مومن مرد اپنی فطرتِ فاسدہ اور طینتِ خبیثہ کے ماتحت اپنی زوجہ مومنہ کو دینِ حق کے ترک کرنے پر مجبور کریں گے اور اگر وہ بالفرض مجبور نہ بھی کریں تو چونکہ عورت نے محکومی کی زندگی بسر کرنی ہے لہٰذا رفتہ رفتہ مرد کے اثرات قبول کرتے کرتے اسی کے اعتقادات کو اپنائے گی اور دینِ حق سے برگشتہ ہو جائے گی یا یہ کہ مرد کی خوشامد کے لئے اور اپنی زندگی کو راحت و آرام سے بسر کرنے کے لئے دینِ حق کے ترک کرنے پر مجبور ہو جائے گی جبکہ اس کو علم ہو جائے کہ مرد کی محبت سوائے اس کے حاصل ہو ہی نہیں سکتی۔ پس ان وجوہات کے پیشِ نظر خداوند کریم نے مومنہ عورت کا نکاح کافر اور غیر مومن مرد سے ناجائز قرار دے دیا ہے اور وجہ یہ بیان فرمائی کہ وہ کافر اور غیر مومن دوزخ کی طرف دعوت دیں گے اور میں اللہ جنت اور بخشش کی دعوت دیتا ہوں لہٰذا ایسا رشتہ جس سے کفر کی دعوت میں قبولیت کو تقویت پہنچتی ہو ترک کر دیا جائے اگر مومنہ عورت کے ماں باپ غیر مومن مرد سے اس کا نکاح کرنے کی جسارت کریں گے تو اس کا وبالِ اُخروی ماں باپ کے سر پہ ہو گا اور اس حکم کی وضاحت کے بعد قیامت کے دِن اُن کا کوئی عذر نہ سُنا جائے گا اگر مومنہ عورت غیر مومن مرد کے نکاح کی وجہ سے دینِ حق کو ترک کرنے پر مجبور ہو گئی تو بروزِ محشر عذر کر سکے گی کہ مجھے ماں باپ نے اس مصیبت میں پھنسا دیا تھا اور میں مجبور تھی تو اس قسم کے والدین کو قیامت کے دن جواب دہی کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔

مسئلہ:۔ کافر اور مشرک کا جو حکم ہے فرقِ اسلامیہ میں سے ناصبی، خارجی اور غالی کا بھی وہی حکم ہے۔ بلکہ مومن اپنا رشتہ صرف مومن کو ہی دے سکتا ہے۔

وجہ ربطِ آیات:۔ احکامِ فرعیہ میں سے پہلے اوامر کا بیان فرمایا، مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، جہاد، وصیت، قصاص وغیرہ اور ان احکام کے بعد نواہی کا بیان شروع کیا یعنی وہ چیزیں جن سے بچنے کا حکم ہے پس ان میں سے زیادہ اہم امور کا ذکر فرمایا

وَيَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَاۗءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ

آپ سے پوچھتے ہیں حیض کے متعلق فرما دیجئے کہ وہ نجس ہے۔ پس علیحدہ رہو عورتوں سے اثنائے حیض میں

وَلَا تَقْرَبُوْھُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْھُنَّ مِنْ حَيْثُ

اور نہ نزدیک جاؤ ان کے یہاں تک کہ پاک ہولیں۔ پس جب پاک ہولیں تو آؤ ان پر جہاں سے امر کیا تم کو

اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّـوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ۲۲۲

خدا تعالیٰ نے تحقیق خدا دوست رکھتا ہے توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے پاک بازوں کو

مثلاً شراب نوشی، جوا بازی، یتیموں کا مال کھانا اور مشرکوں، کافروں (غیر مومن لوگوں کے ساتھ) رشتہ ناطہ کرنا۔ ان سب سے مومنوں کو بچنا واجب ہے۔ ان مسائل کے بعد امور خانہ داری کی طرف متوجہ فرماتے ہوئے مسائل زوجیت کو بیان فرمایا۔

رکوع ۱۲

حیض کا بیان

يَسْـَٔلُوْنَكَ :۔ اس کے شان نزول کے متعلق ہے کہ ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ لوگ اپنی عورتوں سے حیض کے دنوں میں بالکل علیحدہ ہو جایا کرتے تھے اور اُن کے ساتھ کھانا، پینا، بیٹھنا ترک کر دیتے تھے۔ پس انہوں نے جناب رسالتمآبؐ سے اس بارے میں سوال کیا تو یہ آیت اُتری۔

فَاعْتَزِلُوْا :۔ ایام حیض میں عورت کے ساتھ جماع کرنا حرام ہے اگر کوئی شخص عمداً ایسا کرے تو اس پر کفارہ واجب ہے۔ اگر حیض کے پہلے حصہ میں مجامعت کرے تو اس کا کفارہ ایک دینار اور اگر درمیان میں کرے تو اس کا کفارہ نصف دینار اور اگر آخر حصہ میں کرے تو اُس کا کفارہ دینار کا چوتھا حصہ ہے

مسئلہ :۔ ایام حیض میں مجامعت کے علاوہ عورت سے بوس و کنار وغیرہ جائز ہے البتہ زیر ناف اس سے استمتاع حاصل کرنا مکروہ ہے۔ یعنی اس کو ہاتھ لگانے سے بھی گریز نہ کرے۔

حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۔ اس لفظ کو بعض قاریوں نے يَطَّهَّرْنَ شد کے ساتھ پڑھا ہے اگر بغیر شد کے پڑھا جائے تو اس کا معنی یہ ہوگا کہ عورتوں سے مقاربت نہ کرو جب تک کہ خون سے پاک نہ ہو جائیں اور شد کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں معنی ہوگا کہ عورتوں سے مجامعت نہ کرو جب تک کہ خون ختم ہونے کے بعد غسل نہ کرلیں۔

مسئلہ :۔ خون حیض ختم ہو جانے کے بعد اور غسل سے پہلے عورت کے ساتھ مجامعت کرنا جائز ہے لیکن غسل سے پہلے مکروہ ہے